آپ سے آئے تو آنے دو

ایم.یوسف انصاری
368 نیوواراڈ، مالیگاؤں (ناسک) مہاراشٹر

قصّہ مشہور ہے کہ ایک قاضی صاحب تھے اور ان کی بیوی۔ صرف دو افراد کا کنبہ تھا۔ قاضی صاحب سرکاری ملازم تھے۔ اسکول میں استاد تھے۔ درس وتدریس کے فرائض بخوبی انجام دیتے تھے۔ شاگردوں کو اپنی اولاد سمجھ کر دل و جان سے، محنت سے، لگن سے، نرمی اور محبت سے، بہت ایمانداری سے پڑھاتے تھے۔ تنخواہ میں ان کا گزارہ آسانی سے ہوجاتا تھا۔

قاضی صاحب بہت کفایت شعار تھے۔ فضول خرچی بالکل نہ کرتے تھے۔ ان کی بیوی بھی نیک اور سمجھدار شوہر کے مزاج کو اچھی طرح سمجھتی تھیں۔ غیر ضروری فرمائش کرنے سے بچتی تھیں۔ جو کچھ ملتا اُس کا شکر ادا کرتیں جو نہ ملتا اُس پر صبر کرتیں۔ دو افراد کا کھانا پکانے کے بعد اُنھیں بہت فرصت ملتی تھی۔ اُن اوقات میں وہ سلائی کا کام کرتی تھیں آمدنی اتنی نہیں تھی کہ سلامی مشین خرید سکتیں اس لیے ہاتھ سے بچوں کے کپڑے سی کر فروخت کرتیں اور پڑوس کی عورتوں کا لباس کم خرچ میں سی کر دیتیں پڑوس کی عورتیں اُن سے بہت خوش تھیں۔ اس طرح نیک بی بی گھر کی آمدنی میں اضافہ کرتیں قاضی صاحب کے گھر کے آنگن میں پڑوسی کا مرغا دانہ دنکا چگنے آتا تھا۔ بی بی اُس کے سامنے دانہ ڈال دیتی مرغے کو روزانہ دیکھ کر اُس کا گوشت کھانے کو جی للچایا۔

مرغا بڑا تندرست اور توانا تھا۔ ایک دن مرغا دانہ کھا کر بانگ دینے لگا۔ بی بی کو بہت غصّہ آیا۔ مرغے کو پکڑ کر ذبح کروایا اور سالن پکا کر رکھ دیا۔ دوپہر کو قاضی صاحب گھر آئے تو بی بی نے کہا: ’’میں نے آج مرغے کا سالن پکایا ہے۔‘‘ قاضی صاحب نے تعجب سے پوچھا: ’’مگر یہ مرغے کا گوشت آیا کہاں سے؟‘‘ تو بی بی نے ساری حقیقت بیان کردی۔ یہ سن کر قاضی صاحب بہت برہم ہوئے اور بولے: ’’اری کمبخت تو نے یہ کیا کیا؟ امانت میں خیانت کی۔ بغیر اجازت پڑوسی کے مرغے کو ذبح کر ڈالا۔ یہ مرغے کا سالن ہمارے لیے حرام ہے۔ جاؤ سالن پڑوسی کو دے

آؤ۔‘‘ بیوی نے کہا: ’’اپنی غلطی تسلیم کرتی ہوں اور معافی چاہتی ہوں۔ مانتی ہوں کہ مرغے کے گوشت کا حقدار پڑوسی ہے لیکن اس میں جو مسالہ ڈالا ہے وہ تو اپنا ہے۔‘‘ قاضی صاحب نے کہا ’’ہاں یہ تم نے درست کہا۔ ہم صرف شوربہ کھائیں گے۔‘‘ ہاتھ دھوکر دسترخوان پر بیٹھ گئے۔ بیوی ہانڈی میں سے سالن نکالنے لگی۔ اتفاق سے دو چار بوٹی رکابی میں آگئی۔ بیوی بوٹیاں اُٹھا کر ہانڈی میں ڈالنے لگی۔ قاضی صاحب نے دیکھ لیا اور بولے: ’’اری کمبخت آپ سے آئے تو آنے دو۔‘‘ بیوی بولی۔ ’’مرغا بھی تو آپ سے آیا تھا۔ کیا میں بلانے گئی تھی؟‘‘ قاضی صاحب نے کہا۔ ’’اری بیگم پہلے کیوں نہیں کہا اب تو یہ مرغا ہمارے لیے حلال ہے۔‘‘ دونوں نے مرغے کا سالن کھایا۔

اس طرح قاضی صاحب نے اپنی حکمتِ عملی سے حرام چیز کو حلال بنا لیا۔ مفت میں جو مال ملے وہ سب جائز اور حلال۔ ہے تب سے یہ کہاوت مشہور ہوگئی کہ ’’آپ سے آئے تو آنے دو۔‘‘

OO

آپ کے ذوقِ مطالعہ کی تسکین کا ضامن

ایوانِ اردو دہلی

ہر ماہ منتخب موضوعات پر اعلیٰ تحقیقی، تنقیدی اور معلوماتی مضامین اور تخلیقی ادب کی تمام اہم اصناف کی مکمل نمائندگی ملک اور بیرونِ ملک کے نئے پرانے اہلِ قلم کے تعاون سے

قیمت: فی شمارہ: پندرہ روپے **زرِ سالانہ:** ایک سو پچاس روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

ناشر: اردو اکادمی، دہلی، سی۔ پی۔ او۔ بلڈنگ، کشمیری گیٹ، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

Phone: 23865436, 23863858, 23863566, 23863697, Fax: 23863773